117651-ایک دن مقرر کر کے مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کلام کرنا اور اسے میلاد کا نام دینا

سوال

یہ تو معروف ہے کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا بدعت ہے، لیکن بہت سارے لوگ میلاد مناتے ہیں لیکن اس غرض سے نہیں کہ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور آپ کی زندگی وغیرہ کے متعلق، اگر یہ چیز ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دن نہ کی جائے تو کیا پھر بھی حرام ہے ؟
اور کیا فی ذاتہ میلاد کا کلمہ ہی اس واقع کے حرام قرار دیا ہے، مثال کے طور پر اگر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وغیرہ الخ بغیر میلاد کا کلمہ استعمال کیے کروں تو کیا پھر بھی حرام ہو گا، اور اس میں لوگوں کو کھانا بھی کھلایا جائے، میں یہ سوال اس لیے کر رہا ہوں کہ آئندہ ہفتہ وار چھٹی پر شادی کے موقع پر رات کا کھانا ہے، اور اس لیے کہ لوگ جمع ہونگے ضیافت کرنے والوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کھانے کے بعد مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعریف کی مناسبت سے تقاریر ہوں، اور انہوں نے اسے میلاد کا نام دیا ہے، لیکن یہ دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن نہیں ہے، اور نہ ہی جشن میلاد النبی منایا جائیگا، لیکن صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر ہوگی، اور یہ انہوں نے رقص وغیرہ کے بدلے کیا تا کہ لوگ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے زیادہ استفادہ کر سکیں، برائے مہربانی کوئی نصیحت فرمائیں.
دوم : جب مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تعریف پر اجتماع کیا جائے اور حاضرین کو کھانا دیا جائے تو کیا یہ اجتماع حرام ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

کسی بھی شخص کے لیے جشن میلاد منانا مشروع نہیں، نہ تو انبیاء کا اور نہ ہی کسی اور شخص کا؛ کیونکہ اس کا شرع میں وجود نہیں ملتا، بلکہ یہ غیر مسلمین یہود و نصاری سے لیا گیا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (10070) اور (13810) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

جشن میلاد یا سالگرہ کا جشن منانے کا مقصد یہ ہے کہ : کسی شخص کی ولادت کے دن اس کی سالگرہ کا جشن یعنی میلاد منایا جائے، مثلا بارہ ربیع الاول جسے بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن ہے، اس دن جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا.

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تعریف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن کے متعلق تقاریر اور بات چیت کرنا یہ ہر وقت مستحب اور مشروع ہے، اور بات چیت کو میلاد کا نام نہیں دیا جاتا، جس طرح شادی کے فنکشن کو میلاد نہیں کہا جاتا.

لیکن بعض مسلمان علاقوں اور ملکوں میں یہ مشہور ہے کہ ہر وہ اجتماع اور جشن جو مشروع طریقہ پر کیا جائے جس میں نہ تو رقص اور موسیقی ہو اور نہ ہی مرد و عورت کا اختلاط تو وہ اسے میلاد سے موسوم کرتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں :

ہم شادی کے روز یا بچے کے ختنے والے دن میلاد منائینگے، تو لوگ کو وعظ کرنے کے لیے شخص آتا ہے، اور قرآن کی تلاوت کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے، تو اس تسمیہ یعنی اس کو میلاد کا نام دینے کی کوئی دلیل اور اصل نہیں ملتی، اور نہ ہی یہ حکم پر اثر انداز ہوتا ہے.

چنانچہ شادی کا جشن ماننے میں لوگوں پر کوئی حرج نہیں اور اس اجتماع میں بات چیت ہو سکتی ہے اور لوگوں کو خیر و بھلائی کا وعظ و نصیحت کیا جا سکتا ہے، یا پھر کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کے اوصاف و شمائل بیان کرے تو یہ مشروع ہے، اور یہ بدعتی جشن میلاد میں شامل نہیں ہوتا.

اور بغیر کسی دن کو مخصوص کیے اور اس کی فضیلت کا اعتقاد رکھے بغیر مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کے لیے اجتماع کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثلا ولادت کا دن، یا پندرہ شعبان، یا معراج اور اسراء کے دن ایسا نہیں کیا جائے کیونکہ یہ بدعت ہے، بلکہ اس طرح کے ایام کے علاوہ باقی سارے ایام میں کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور حاضرین کو کھانا کھلانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہوگا، اور چاہیے کہ یہ حکم پھیلایا جائے کہ اسے میلاد سے موسوم نہ کریں، اور نہ ہی یہ جشن میلاد کا حکم رکھتا ہے، تا کہ یہ گمان ہی نہ کیا جائے کہ یہ میلاد کا جشن مشروع ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کو سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے، اور لوگوں میں اس کو پھیلانے کی توفیق دے.

واللہ اعلم.